سلام و نوحہ جات
سوز و قطعات

عقیدت کے پھول

احمد علی اسیر

تعلیم کی خدمت میں تیسری پشت
شیخ شوکت علی اینڈ سنز
کراچی

Presented by www.ziaraat.com

عقیدت کے پھول

سلام و نوحہ جات
سوز و قطعات

احمد علی اسیر

تعلیم کی خدمت میں تیسری پشت

شیخ شوکت علی اینڈ سنز

تعلیمی ناشران و تاجرانِ کتب

اُردو بازار ایکسٹینشن، ایم۔ اے جناح روڈ، کراچی : 0120

فون : 77، 75 73 7 - 67 77 21

Presented by www.ziaraat.com

جملہ حقوق اشاعت وطباعت دائمی بحق ناشر محفوظ ہیں ۔

ایڈیشن ۱۹۹۱ء

مطبوعہ:
سندھ آفسٹ پرنٹرز کراچی۔

Presented by www.ziaraat.com

بہر نذرِ رسولؐ و آلِ رسولؐ

ہم بڑی آرزو سے آئے ہیں
رشتۂ اشک میں پرو کے اسیرؔ
کچھ عقیدت کے پھول لائے ہیں۔

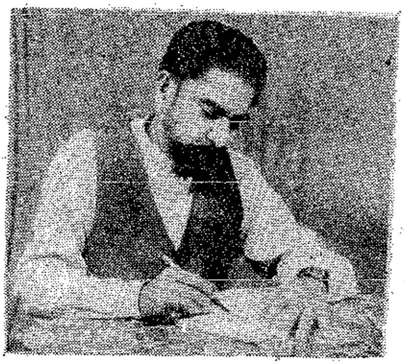

احمد علی اسیر
PH No 4406673
B 32-99/616
جعفر طیار سوسائٹی ملیر کراچی۔

Presented by www.ziaraat.com

کربلا

کربلا شعلوں کو شبنم سے بجھا دینے کا نام
خون کی گرمی سے لوہے کو گلا دینے کا نام

کربلا حق کیلئے سب کچھ لٹا دینے کا نام
مرضیٔ خالق کے آگے سر جھکا دینے کا نام

کربلا طوفان کا منہ موڑنے کا نام ہے
کربلا شیشے سے پتھر توڑنے کا نام ہے

Presented by www.ziaraat.com

ترتیب

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱	کربلا	۴
۲	انتساب	۷
۳	حرفے چند	۹
۴	امام حسین علیہ السّلام	۱۰
۵	خاکِ شفا کے پھول	۱۱
۶	عظمتِ انسان	۱۴
۷	خون کی تاثیر	۱۶
۸	شبِ چراغ	۱۹
۹	معراجِ بندگی	۲۲
۱۰	وفا پہ وفا	۲۵
۱۱	اُسوۂ شبّیرؑ	۲۷
۱۲	تلاش	۲۹
۱۳	عباسؑ ہمارا ہے۔	۳۰
۱۴	عظمتِ کردار	۳۱
۱۵	سلامِ عقیدت	۳۴
۱۶	خیر و شر	۳۵
۱۷	مشعلِ ہدایت	۳۷
۱۸	ادا ہے نئی	۳۹
۱۹	ہمارے سلام	۴۰

Presented by www.ziaraat.com

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۴۲	امتحاں ہے امتحاں پر	۲۰
۴۵	چراغ جلتے ہیں	۲۱
۴۷	شبیرؑ کی آواز	۲۲
۴۹	بنائے لاالہٰ حسینؑ	۲۳
۵۱	انسانیت کے شاہکار	۲۴
۵۶	یہ آخری اذاں ہے	۲۵
۶۰	غم کرب و بلا نہ پوچھ	۲۶
۶۴	بے گھر بنا کے لوٹا	۲۷
۶۷	آؤ اصغرؑ رات ہوئی اب	۲۸
۷۱	اٹھو سلام کرو	۲۹
۷۷	اسلام نہ بھولے گا	۳۰
۸۲	مدینے کی وادیاں	۳۱
۸۸	بانو جانے والی ہے	۳۲
۹۱	عزاداری	۳۳
۹۲	بولو زباں سے بولو	۳۴
۹۶	اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ	۳۵
۱۰۰	داخلہ در مدینہ	۳۶
۱۰۴	آوازِ حسین علیہ السّلام	۳۷
۱۰۵	سوز	۳۸
۱۰۷	قطعات	۳۹

Presented by www.ziaraat.com

انتساب

کربلا کے تاریخ ساز دین ساز اور کردار ساز
شہ پاروں کے نام

زاویۂ نگاہ کی کشادگی کے لیے
ڈاکٹر سید اقتدا حسین رضوی صاحب
اور ڈاکٹر سید اصغر علی جعفری صاحب
کا مرہونِ منت ہوں۔

قارئین کرام سے ملتمس ہوں کہ ان محترم و مقتدر ہستیوں کو
دعائے خیر سے یاد فرمائیں۔

احمد علی اسیر

Presented by www.ziaraat.com

Presented by www.ziaraat.com

حرفِ چند

زندۂ جاوید تاریخی حقیقتوں کو نئے زاویۂ نظر سے دیکھنا اور پرانی قدروں کو نقد و نظر کی کسوٹی پر پرکھنا عہدِ حاضر کی بنیادی خصوصیت ہے۔ اب جبکہ نظریات بدل گئے ہیں اقدارِ حیات کی بنیادیں بدل گئی ہیں، حُسن و خوبی کو جانچنے کے معیار تبدیل ہو گئے ہیں تو واقعاتِ کربلا کے تعمیری پہلوؤں کو نئے نظریات اور نئے اقدارِ حیات کی روشنی میں دیکھنے کی ضرورت ہے۔

میں نے بھی کوشش کی ہے کہ وسعتِ کربلا میں انسانی کردار کی بلندیوں کا جائزہ لیا جائے اور انسانی عظمت کے اُن تاریخ ساز، دین ساز اور کردار ساز شہ پاروں کو نئے انداز سے پیش کرنے کی سعادت میں حصّہ لیا جائے تو کیا عجب کہ اس ناچیز کی یہ حقیر کوشش بارگاہِ حسینی میں شرفِ قبولیت پائے اور اللہ جل جلالہٗ کی رضا شاملِ حال ہو کر علوئے مرتبت اور نجاتِ اخروی کا سبب بن جائے۔

خاکِ پائے صاحبانِ آیۂ تطہیر

احمد علی اسیر

Presented by www.ziaraat.com

امام حسین علیہ السلام

ترے سجود پر کمالِ بندگی کو ناز ہے
ترے اصول پر متاعِ زندگی کو ناز ہے

ترے سجود کی قسم، ترے اصول کی قسم
حسینؑ تیری عظمتوں پہ آدمی کو ناز ہے

Presented by www.ziaraat.com

خاکِ شفا کے پھول

گلزارِ ذکر و فکر سے تازہ منگا کے پھول
ہر شعر میں پروئے ہیں میں نے سجا کے پھول

بکھرا دیئے ہیں حُسنِ عقیدت نے لا کے پھول
دُرِّ نجف سے کم نہیں میری وِلا کے پھول

یوں تو نگاہِ حق میں ہیں ارض و سما کے پھول
محبوب ہیں خدا کو مگر مصطفےٰ کے پھول

اشکِ غمِ حسینؑ کو لوگو بنا کے پھول
زہرؑا کو نذر کرنا ہے جنّت میں جا کے پھول

شبّیرؑ نے لٹائے مدینے سے لا کے پھول
راہِ خدا میں، باغِ رسولِ خدا کے پھول

Presented by www.ziaraat.com

انسان کو ملی ہے اِسی خاک سے حیات
ہر درد کا علاج ہیں خاکِ شفا کے پھول

آتا ہے جب نجف میں تو لاتا ہے آفتاب
کرنوں کا ہار، نور کی کلیاں، ضیا کے پھول

خوشبو وفا کی پھیل گئی کائنات میں
عباسؑ نے کھلائے ہیں ایسے وفا کے پھول

گلزارِ فاطمہؑ میں ہمیشہ کھلا کیے
دار و رسن کی دھوپ میں صبر و رضا کے پھول

ہر دَور میں ستائے گئے آلِ مصطفیٰؐ
ہر دَور میں جلائے گئے فاطمہؑ کے پھول

اے وادیٔ فرات! تری بدنصیبیاں
دامن میں تیرے سوکھ گئے مصطفیٰؐ کے پھول

تقدیر ایک شب کی دلہن سے یہ کہہ گئی
سہرے کے پھول، صبح کو ہوں گے عزا کے پھول

Presented by www.ziaraat.com

زینبؑ خدا کے واسطے دیکھو نہ اُس طرف
پامال ہو رہے ہیں اُدھر مصطفیٰ کے پھول

زینبؑ مدینے لائی ہیں نذرِ رسولؐ کو
اشکوں کے ہار، غم کے شگوفے، عزا کے پھول

مُشکل کُشا کا لال ہے مُشکل کُشا اسیر
عبّاسؑ کو پُکارو عَلَم پر چڑھا کے پھول

Presented by www.ziaraat.com

عظمتِ انساں

اسلام کے ہونٹوں پہ مسلسل یہ صدا ہے
شبیرؑ کی آواز ہی آوازِ خدا ہے

احمدؐ کے نواسے نے بڑا کام کیا ہے
ہر مکتبۂ فکر کو اک درس دیا ہے

جس خاک پہ خوں آلِ محمدؐ کا بہا ہے
وہ خاک تو اب بھی ہے مگر خاکِ شفا ہے

اے خالقِ فطرت! تُو کدھر دیکھ رہا ہے
اک باپ نے بیٹے کا لہو منہ پہ مَلا ہے

گرنے کی نہیں خاک پہ اب عظمتِ انساں
جب ہاتھ پکڑنے کے لیے کرب و بلا ہے

Presented by www.ziaraat.com

انساں کو شاہوں کی اسیری سے چھڑا نے
زنجیر میں جکڑا ہوا بیمار چلا ہے

حالات کی مجبوریاں اُس باپ سے پوچھو
مرتے ہوئے بیٹے کے سرہانے جو کھڑا ہے

اے بھولنے والے! مجھے دل سے نہ بھلانا
صغرؑا نے بڑے پیار سے بھائی کو لکھا ہے

گھبرا کے سکینہؑ نے پکارا تو نہیں ہے
تھرّا کے ابھی لاشۂ عباسؑ اُٹھا ہے

کوفہ! تری گلیوں میں کھُلے سر نہیں زینبؑ
پردے کے لیے عصمتِ زہرؑا کی ردا ہے

ہوتا ہے عطا صاحبِ دل کو غمِ سرورؑ
ہم کو بھی اسیرؔ اس میں سے تھوڑا سا ملا ہے

Presented by www.ziaraat.com

خون کی تاثیر

دوستو! یہ حُبِّ اہلِ بیت کی تاثیر ہے
خون کے ہر قطرہ پہ نامِ علیؑ تحریر ہے

یہ حسینؑ ابنِ علیؑ کے خون کی تاثیر ہے
آج بھی اسلام ہے قرآن ہے تکبیر ہے

کربلا، خوابِ خلیل اللہ کی تعبیر ہے
کربلا، اے کلمۂ طیّب! تری تفسیر ہے

کربلا، ذوقِ عمل، ذوقِ یقین، ذوقِ رضا
کربلا، ایمان کی منہ بولتی تصویر ہے

کربلا، ہر دور میں مجبور کا ردِّ عمل
کربلا، ہر عہد میں مظلوم کی شمشیر ہے

Presented by www.ziaraat.com

ظلم کی بُنیاد رکھنا ، شیوۂ اہلِ یزیدؑ
ظلم کی بُنیاد ڈھانا ، اُسوۂ شبیرؑ ہے

دیکھ لیں گے آفتابِ حشر تیری گرمیاں
ہم کو سائے کے لیئے جب چادرِ تطہیر ہے

پھونک دیگی قصرِ شاہی خُطبۂ زینبؑ کی آنچ
آگ پانی میں لگا دے یہ تو وہ تقریر ہے

دیکھنا عبّاسؑ کی ساحل پہ شوکت دیکھنا
حیدرِ کرّار کی منہ بولتی تصویر ہے

ظُلم کی تاریخ میں یہ بات بھی تحریر ہے
ایک ننّھے سے گلے میں حرملہ کا تیر ہے

مامتا کی آنچ میں جل جائے گا ماں کا وجود
ہر گھڑی نظروں کے آگے صورتِ بے شیر ہے

اب کہاں لیلیٰ ! ملے گی لحنِ اکبرؑ کی مٹھاس
یہ اذانِ آخری کی آخری تکبیر ہے

Presented by www.ziaraat.com

بس یہیں پر ختم ہے مجبوریٔ انساں کی حد
قتل بھائی ہو رہا ہے، سامنے ہمشیر ہے

پوچھیے سجّادؑ سے کیا واقعاتِ راہِ شام
پاؤں کے تلوؤں پہ ساری داستاں تحریر ہے

خاک پر گر کے اُسے خاکِ شفا کر دے اسیرؔ
یہ بھی آلِ مصطفٰیؐ کے خون کی تاثیر ہے

Presented by www.ziaraat.com

شب چراغ

غمِ حسینؑ میں آنسو بہائے جاتے ہیں
یہ شب چراغ، لہو سے جلائے جاتے ہیں

اِدھر فضائلِ سرورؑ سنائے جاتے ہیں
یزیدِ وقت اُدھر تلملائے جاتے ہیں

حسینؑ نام ہے اللہ کی محبّت کا
حسینؑ طرزِ محبت بتائے جاتے ہیں

ہمیں تو ہیں کہ لیا جب کسی نے نامِ حسینؑ
عقیدتوں کے خزانے لٹائے جاتے ہیں

ہزار رنگ سے ہر عہد میں اُبھرتی ہے
حسینیّت کو وہ جتنا مٹائے جاتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

یہی ہے آلِ محمدؑ کی داستانِ حیات
ہر ایک دور میں ناحق ستائے جاتے ہیں

جہاں پہ بات بنائے سے کچھ نہیں بنتی
وہاں پہ آلِ محمدؑ بلائے جاتے ہیں

یہیں تو شوق سے اترا تھا کاروانِ حسینؑ
لبِ فرات نشاں ابھی پائے جاتے ہیں

کوئی حسینؑ سے انساں کی بے بسی پوچھے
ٹھہر ٹھہر کے جو لاشیں اٹھائے جاتے ہیں

قدم قدم پہ سنبھالے ہیں لاش اکبرؑ کی
قدم قدم پہ مگر لڑکھڑائے جاتے ہیں

نہ تھا چھڑکنے کو پانی لحد پہ اصغرؑ کی
حسینؑ قبر پہ آنسو بہائے جاتے ہیں

نہ پوچھ شامِ غریباں کی سرگذشت نہ پوچھ
وہ بے بسی ہے کہ دل تلملائے جاتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

یہ کون لوگ ہیں کوفہ! ذرا بغور تو دیکھ
تری گلی میں جو دَر دَر پھرائے جاتے ہیں

بہن عمل سے مطالب بتائے جاتی ہے
حسینؑ نیزے پہ قرآں سُنائے جاتے ہیں

اسیرؔ صدقے، سکینہؑ! یہی یتیمی ہے
کہ بات بات پہ دُرّے لگائے جاتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

معراجِ بندگی

تاریکیوں کا خوف نہیں کائنات میں
چودہ چراغ جلتے ہیں راہِ حیات میں

باقی رہے گی کوئی نہ تلخی حیات میں
آتا رہے جو نامِ علیؑ بات بات میں

دشواریاں جو آئیں تو نادِ علیؑ پڑھو
مشکل کشا کو یاد کرو مشکلات میں

معراجِ بندگی تھا وہ سجدہ حسینؑ کا
اتنا کبھی مزہ نہ ملا تھا صلوٰۃ میں

نظروں میں اپنی معرکۂ کربلا رکھو
لغزش نہ آئے گی کبھی پائے ثبات میں

Presented by www.ziaraat.com

تاریکیوں میں مانگ تو کرب و بلا سے نور
اُترے گی چاندنی تری مایوس رات میں

اس چاندنی کی ضرب سے ٹوٹیں گے بُت کدے
اُترے گا ایک کعبہ ترے سومنات میں

عصمت ملے گی دامنِ زینبؑ کی چھاؤں میں
ہمت ملے گی عونؑ و محمدؑ کی ذات میں

ذہنوں میں لاؤ شامِ غریباں کی بیکسی
مل جائے گا سکون مصیبت کی رات میں

صدیاں گذر گئی ہیں مگر یہ غمِ حسینؑ
باقی رہے گا حشر تلک کائنات میں

روتی رہے گی پیاس پہ شبنم بھی صبح و شام
ٹوٹیں گے آسماں سے ستارے بھی رات میں

روتا رہے گا پھوٹ کے دریا کا ہر حباب
سر پیٹتی رہیں گی یہ موجیں فرات میں

Presented by www.ziaraat.com

کیا کہیئے کیسا دُکھ تھا سکینہ کی بات میں
زینبؑ نے دل کو تھام لیا اپنے ہات(ھ) میں
لیلیٰ جلا کے بیٹھی رہیں ، مامتا کی شمع
اکبرؑ کو دیکھتی رہیں اُٹھ اُٹھ کے رات میں
آنسوؤں سے بجھا نہ سکے آج تک حسینؑ
جو آگ لگ گئی تھی تری کائنات میں
برحق ہے اجرِ ذوقِ عبادت مگر اسیرؔ
حُبِّ علیؑ کا ہاتھ ہے میری نجات میں

Presented by www.ziaraat.com

وفا پہ وفا

کس کا زباں نے نام لیا، کچھ نہ پوچھیے
دل لے رہا ہے ایک مزا، کچھ نہ پوچھیے

کافی ہیں مجھ کو شیرِ خدا، کچھ نہ پوچھیے
ہے عرش پر دماغ مرا، کچھ نہ پوچھیے

تدبیر سے بدلتی ہے تقدیر کس طرح
حُر سے یہی تو راز کھُلا کچھ نہ پوچھیے

دُنیا میں صرف ایک ہی عباسؑ کی تھی ذات
کرتی رہی وفا پہ وفا کچھ نہ پوچھیے

وہ سر جو بادشاہ کے آگے نہ جھُک سکا
سجدے میں جھُک کے پھر نہ اُٹھا کچھ نہ پوچھیے

Presented by www.ziaraat.com

کس کس طرح حسینؑ کے پیارے ہوئے شہید
دیکھا کئے حسینؑ جفا کچھ نہ پوچھئے

اصغرؑ نے کس ادا سے کیا آخری سلام
جب حرملہ کا تیر لگا کچھ نہ پوچھئے

وہ طوقِ خاردار، وہ بیڑی، وہ ہتھکڑی
بیمار کس طرح سے چلا کچھ نہ پوچھئے

لاریب، اک جہاد تھا صغرا کا انتظار
شب کٹ گئی تو دن نہ کٹا کچھ نہ پوچھئے

کرب و بلا سے شام کے دربار تک اسیر
آلِ نبیؐ تھے اور جفا کچھ نہ پوچھئے

Presented by www.ziaraat.com

اُسوۂ شبّیرؑ

تسبیح کا، تہلیل کا، تکبیر کا انداز
ہے سب سے جدا سجدۂ شبّیرؑ کا انداز

یہ صرف محمدؐ کے گھرانے کی ہے خوبی
ہر ایک میں ہے ایک ہی تصویر کا انداز

ہر دور کے مظلوم کا آئین بنا ہے
خونِ سرِ شبّیرؑ کی تحریر کا انداز

ہے اُسوۂ شبّیرؑ میں انسان کی معراج
پیاسوں کی شہادت میں ہے تعمیر کا انداز

اِس رازِ مشیّت کا پتہ حُر سے ملا ہے
تدبیر بدل دیتی ہے، تقدیر کا انداز

Presented by www.ziaraat.com

شبیرؑ نے لکھی ہے جو خود اپنے لہو سے
تاریخ نہ بھولے گی وہ تحریر کا انداز

اے ثانیٔ زہراؑ تری عصمت کے تصدق
بالوں کو دیا چادرِ تطہیر کا انداز

سوکھے ہوئے ہونٹوں پہ زباں پھیر رہا ہے
دشمن کو بھی تڑپا گیا بے شیر کا انداز

ایسا بھی اسیر ایک ہے جس نے کہ دیا ہے
زنجیر کی آواز کو تکبیر کا انداز

Presented by www.ziaraat.com

تلاش

شوقِ نجف ہے، اَوجِ مقدّر کی ہے تلاش
پیاسی نگاہ کو درِ حیدرؑ کی ہے تلاش

ظلمت کو نورِ مطلعِ خاور کی ہے تلاش
میری خطا کو شافعِ محشر کی ہے تلاش

پیدا کیے ہیں وقت نے ہر موڑ پر یزیدؔ
دنیا کو ایک سبطِ پیمبرؐ کی ہے تلاش

پانی کی ہے تلاش نہ چادر کی ہے تلاش
بانو کو دشت میں علی اصغؑر کی ہے تلاش

کیسے اُٹھے گی دیکھیے کڑیل جواں کی لاش
ابنِ علیؑ کو لاشۂ اکبرؑ کی ہے تلاش

اس کی نظر میں خاک جچے نہرِ علقمہ
جس کو اسیر چشمۂ کوثر کی ہے تلاش

Presented by www.ziaraat.com

عباس ہمارا ہے

عبّاسؑ ہمارا ہے، عبّاسؑ ہمارا ہے
حیدرؑ کے غلاموں کا ہر دم یہی نعرہ ہے

ہمت ہے بھروسہ ہے تسکین ہے دلاسا ہے
مظلوم کی ڈھارس ہے پیاسوں کا سہارا ہے

دیکھے تو ذرا دنیا انصاف کی نظروں سے
دریا کی ترائی پر کس شیر کا قبضہ ہے

شاید کہ پکارا ہے معصوم سکینہؑ نے
بیتاب ترائی میں عبّاس کا لاشا ہے

باندھے گا رسن کیسے، بازو میں کوئی ظالم
عبّاسؑ سے بھائی کا زینبؑ کو سہارا ہے

ہم نے تو اسیرا اپنے مولاؑ کے تصدق میں
دنیا بھی سنواری ہے عقبیٰ بھی سنوارا ہے

Presented by www.ziaraat.com

عظمتِ کردار

عظمتِ کردار کی تصویر دکھلانے لگی
کربلا عظمت کا لوہا سب سے منوانے لگی

کان میں عباسؑ کے قدموں کی چاپ آنے لگی
علقمہ شوقِ قدم بوسی میں بَل کھانے لگی

نعرۂ عباسؑ کی شاید صدا آنے لگی
سرزمینِ کربلا ہیبت سے تھرّانے لگی

کانپ کے جبرئیل کیوں نادِ علی پڑھنے لگے
دیکھنا! کیا پھر علیؑ کی تیغ لہرانے لگی

کربلا میں محسنِ انسانیت کی ہر ادا
بائے بسم اللہ کی تفسیر سمجھانے لگی

Presented by www.ziaraat.com

عظمتِ کردار کیا ہے کربلا والوں کی ریت
آدمیّت ان کے نقشِ پا پہ اِترانے لگی

کربلا میں کیسے کیسے چاند تارے آ گئے
کہکشاں جنکی ضیا سے آنکھ جھپکانے لگی

جام میں اشکِ ندامت بھر کے لاتے ہیں حباب
بے لسبی آلِ محمدؐ کی جو یاد آنے لگی

علقمہ نے بے لسبی سے بھیجا ساحل کو پیام
بے زباں کی پیاس سے مجھ کو تو شرم آنے لگی

قید میں تنہائی اصغرؑ جو یاد آنے لگی
یوں ہی گھبرائی تھی بانوؑ اور گھبرانے لگی

چھڑ گئی جب قید میں دُرّوں کی گستاخی کی بات
بیڑیاں رونے لگیں زنجیر تھرّانے لگی

ہر زبانِ خار پر ہے آبلہ پائی کا ذکر
سیّدِ سجّادؑ سے کانٹوں کو شرم آنے لگی

Presented by www.ziaraat.com

کیا سکینہؑ نے چچا کو درد سے آواز دی
لاش اک رِیتی پہ مجبوری سے تھرّانے لگی

دیکھ کر زینبؑ کو ننگے سر بھرے دربار میں
عصمتِ زہراؑ کو بیٹی سے حیا آنے لگی

بس اِسی کا نام ہے مجبوریٔ انساں اسیرؔ
دم بخود تھا باپ جب بیٹے کو موت آنے لگی

Presented by www.ziaraat.com

سلامِ عقیدت

سلام سنّتِ حسنہ سلام حکمِ نبیؐ
نہ ہو سلام تو پھر گفتگو ہے بے ادبی

یہی نماز جو معراجِ آدمیت ہے
نہ ہو سلام تو بنتی ہے کارِ بولہبی

نہیں ہے تیرے صلوٰۃ و سلام کی قیمت
کہ تیرے سینے میں تو بغض کی ہے آگ دبی

تمھیں سلامِ عقیدت ہے کربلا والو!
بنی ہے عینِ عبادت تمھاری تشنہ لبی

ہر ایک فرد اُدھر غاصبوں کا پیرو کار
ہر ایک فرد اِدھر ہاشمی و مُطّلبی

اسیرؔ! کرب و بلا کی فضا میں زینبؑ کی
سُنائی دیتی ہے اب بھی دُعائے نیم شبی

Presented by www.ziaraat.com

خیر و شر

کمالِ تخلیق جو بشر ہے، وہ ہر بشر سے جُدا بھی ہوگا
نبیؐ کی اُس میں جھلک بھی ہوگی، خدا کا اُس میں پتہ بھی ہوگا

اگر نظر کو تلاش بھی ہے، تلاش میں گر خلوص بھی ہے
تو پھر جہاں پر خدا ملے گا، وہیں پہ نفسِ خدا بھی ہوگا

جہاں جہاں اک یزیدؔ ہوگا، وہاں وہاں اک حسینؑ ہونگے
وہ سر جو حق کے لیے اُٹھے گا، وہ سر ہمیشہ کٹا بھی ہوگا

جو بیکسوں کا بنا ہو حامی، جو بے بسوں کا ہوا ہو یاور
وہ ہر زماں میں وہ ہر مکاں میں، شہیدِ تیغِ جفا بھی ہوگا

حُسینیت صبر کی علامت، یزیدیت جبر کی نشانی
یہ خیر و شر جب قریب ہونگے، تو منظرِ کربلا بھی ہوگا

Presented by www.ziaraat.com

علَم وفا کی ہے جو علامت، علَم جو عباسؑ کا نشاں ہے
وہ ہاتھ جس نے علَم اُٹھایا، وہ انتقاماً کٹا بھی ہوگا

جہاں جہاں ہے کوئی سکینہؑ، وہاں وہاں دستِ شمرؓ بھی ہے
جہاں جہاں ہے گلوئے اصغرؑ، وہاں وہاں حرملہ بھی ہوگا

نگاہِ حسرت سے کربلا میں، اگر اجازت طلب تھا بھائی
نگاہِ مایوس سے بہن نے، نہ جانے کیا کیا کہا بھی ہوگا

برہنہ پا شام کے مسافر، وہ خارِ صحرا، وہ ریگِ آتش
یہ آبلے کتنے روئے ہوں گے، جو کوئی کانٹا چبھا بھی ہوگا

چلے جو ہوں گے وغا کو اکبرؑ، تو ماں کا دل پھر بھی ماں کا دل ہے
اسیرِ مجبوریٔ بشر پہ، تڑپ کے وہ رہ گیا بھی ہوگا

Presented by www.ziaraat.com

مشعلِ ہدایت

میرے لب پر علیؑ کی مدحت ہے
یہ بھی اک مصطفیٰؐ کی سنت ہے

یہ بھی ابنِ علیؑ کی عظمت ہے
ہاتھ پر نوجوان میت ہے

اب تو ہر موڑ پر ہے ایک یزید
یا حسینؑ آپ کی ضرورت ہے

زیرِ خنجر حسینؑ کا سجدہ
شکر کی بہترین صورت ہے

اب بھی تہذیب کے اندھیرے میں
کربلا، مشعلِ ہدایت ہے

دینِ اسلام کی نئی تاریخ
خونِ شبیرؑ سے عبارت ہے

Presented by www.ziaraat.com

زندگی ہے تو قلبِ دیں میں مگر
یا حسینؑ آپ کی بدولت ہے

ماں کی دُنیا پھوپھی کی دولت ہے
یہ جو چھوٹی سی ایک تُربت ہے

دینِ برحق کو سینچنے کے لیے
خونِ اصغرؑ کی بھی ضرورت ہے

کیوں نہ قرباں ہوں مشک پر عباسؑ
اک بھتیجی کی یہ امانت ہے

خون آلودہ پیرہن کے نثار
جسمِ اکبرؑ پہ آج خلعت ہے

سب کو ملتا نہیں اسیرؔ یہ غم
غمِ شبیرؑ ایک نعمت ہے

Presented by www.ziaraat.com

ادا ہے نئی

نہ دیں نیا ہے، نہ توحید کی صدا ہے نئی
مگر شریعتِ اسلام کی فضا ہے نئی

حسینؑ! پھر تری اسلام کو ضرورت ہے
یزیدِ وقت کوئی چال چل گیا ہے نئی

یہ آبِ تیغ، یہ برچھی کے پھل، یہ ڈھال کے پھول
یہاں تو دعوتِ مہمان کی ادا ہے نئی

خدا نے رکھ لیا غربت میں پردۂ زینبؑ
غبارِ راہ کی چہرے پہ اک ردا ہے نئی

لہو لہو ہے قدم، زخم زخم ہے گردن
دیارِ شام میں بیمار کی دوا ہے نئی

غمِ حسینؑ کا صدقہ ہے سوزِ دردِ انیسؔ
ترے سلام کا لہجہ نیا، نوا ہے نئی

Presented by www.ziaraat.com

ہمارے سلام

یہ کربلا کے نظارے سلام کہتے ہیں
حسینؑ! چاند ستارے سلام کہتے ہیں

حباب بن کے اشارے سلام کہتے ہیں
تجھے فرات کے دھارے سلام کہتے ہیں

پلک پلک پہ لرزتے ہیں پیار کے آنسو
پلک پلک پہ ستارے سلام کہتے ہیں

وہ آسرے جو بھتیجی کو اک چچا سے تھے
وہ کم سنی کے سہارے سلام کہتے ہیں

سنو تو غور سے زینبؑ کٹے ہوئے سر سے
تمھارے راج دلارے سلام کہتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

اُداس لاشۂ قاسمؑ پہ ہے کھڑی کبریٰؑ
یہ سوگوار نظارے سلام کہتے ہیں

بسی ہے ماں کے تصوّر میں صورتِ اکبرؑ
یہ دلفریب نظارے سلام کہتے ہیں

یہ سہمے سہمے سے بچّے لُٹے لُٹائے حرم
مصیبتوں کے یہ مارے سلام کہتے ہیں

اسیرِ شام! تجھے کربلا کے صحرا سے
ترے نبیؐ کے سپارے سلام کہتے ہیں

یہ ریگ زار، یہ کانٹے، یہ آبلے عابدؑ
تمھیں یہ سارے کے سارے سلام کہتے ہیں

اسیرؔ! دیکھو تو شبّیرؑ کی غلامی ہیں
ہمیں نصیب ہمارے سلام کہتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

امتحاں ہے امتحاں پر

علیؑ کا نام آتا ہے زباں پر
صحیفہ سا اُترتا ہے وہاں پر

جُھکا ہے سر علیؑ کے آستاں پر
دماغ اپنا ہے حدِ آسماں پر

شہِ دیں کا ہے ماتم آسماں پر
کہاں کی بات پہنچی ہے کہاں پر

امامت کی وہیں سے ابتدا ہے
رسالت ختم ہوتی ہے جہاں پر

اذاں دیتے ہیں اکبرؑ صبحِ عاشور
تصدق ہوتی ہیں زینبؑ اذاں پر

Presented by www.ziaraat.com

اجل نے لوٹ لی اُس کی جوانی
بھروسہ تھا بڑا جس نوجواں پر

وہ خوں جو باپ نے مُنہ پر مَلا ہے
گراں تھا وہ زمین و آسماں پر

رہِ کرب و بلا پر چلنے والو!
یہاں تو امتحاں ہے امتحاں پر

یہاں تو خون سے مہنگا ہے پانی
اجل کے جام ہیں آبِ رواں پر

سوالِ آب پر تشنہ لبوں کو
جواباً تیر ملتے ہیں یہاں پر

یہاں چھن جاتی ہے چادر سروں سے
قیامت ٹوٹتی ہے ناتواں پر

قطعہ بند

عجب انداز ہے کہ قصرِ شاہی
لرز اُٹھا ہے زینبؑ کے بیاں پر

Presented by www.ziaraat.com

یہی ہے کارواں اہلِ حرم کا
خدا کا شکر ہے سب کی زباں پر

غبارِ راہ بھی خاکِ شفا ہے
تصدّق ہو کے میرِ کارواں پر

اسیر! آؤ چلیں بہرِ زیارت
حسینؑ ابنِ علیؑ کے آستاں پر

Presented by www.ziaraat.com

چراغ جلتے ہیں

وہی حسینؑ کے نقشِ قدم پہ چلتے ہیں
جو سرفروش کفن باندھ کر نکلتے ہیں

غمِ حسینؑ میں آنسو نہیں نکلتے ہیں
بھٹکنے والوں کی خاطر چراغ جلتے ہیں

ہزار ضرب سے بڑھ کر ہے یا علی کہنا
کہ اِس کی گونج سے باطل کے دل دہلتے ہیں

غمِ حسینؑ کی عظمت کو کہتے ہیں بدعت
عجب ہیں لوگ جو شبیریت سے جلتے ہیں

یہ جذبِ شوقِ شہادت کی دیکھیے لذّت
کبھی ٹُمکتے ہیں اصغرؑ کبھی مچلتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

جوان بیٹے کا مرنا جوان بھائی کی موت
یہ ایسے غم ہیں کہ بس جان لے کے ٹلتے ہیں

کوئی بتائے کہ پہنچیں گے کیسے اکبرؑ تک
حسینؑ راہ میں گرتے ہیں اور سنبھلتے ہیں

جو یاد آتے ہیں اصغرؑ تو ماں تڑپتی ہے
یہ کون کہتا ہے، یادوں سے دل بہلتے ہیں

قسم خدا کی ہر اک زخم دُکھ رہا ہوگا
حسینؑ خاک پہ جو کروٹیں بدلتے ہیں

نہیں ہے موت سے کم بے ردائی زینبؑ
حیا کی آگ ہے اور اہلِ بیت جلتے ہیں

ملیں گے آج بھی قسمت سے نقشِ پائے حسینؑ
اسیرؔ! آؤ چلیں، کربلا کو چلتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

شبیرؑ کی آواز

قرآن کی، ایمان کی، تفسیر کی آواز
بن جاتی ہے ہر دور میں شبیرؑ کی آواز

سنتا رہا خنجر رگِ شبیرؑ کی آواز
ہر خون کے قطرے میں تھی تکبیر کی آواز

تخریبِ جہاں سوز کے اِس دورِ بلا میں
اک کرب و بلا ہی تو ہے تعمیر کی آواز

اے عصمتِ زہراؑ ترے صدقے میں زمانہ
سن لیتا تو ہے، آیۂ تطہیر کی آواز

اک رات کی فرصت ہی غنیمت ہے کہ یا لو
پھر سن نہ سکو گی کبھی بے شیر کی آواز

Presented by www.ziaraat.com

یہ کون سا جذبہ تھا کہ میدان میں ہنس کر
اصغرؑ نے سُنی حُرملہ کے تیر کی آواز

اک عمر رہی آنکھوں میں بے شِیر کی تصویر
ماں سُنتی رہی شوق سے تصویر کی آواز

خنجر تلے گھبرا کے تڑپ اُٹھتا ہے بھائی
آجاتی ہے جب کان میں ہمشیر کی آواز

زنداں کے اندھیرے میں سکینہؑ کو ہے ڈھارس
سُن لیتی ہے سجّادؑ کی زنجیر کی آواز

بکھری ہے رہِ شام میں عابدؑ کی کہانی
ہر ذرّے میں محفوظ ہے زنجیر کی آواز

مجھ سا کوئی دُنیا میں نہیں ہوگا اسیرؔ آج
سرمایہ ہے میرا غمِ شبیرؑ کی آواز

Presented by www.ziaraat.com

بنائے لا اِلٰہ حسین

صبح سے تنہا اُٹھائی عصر تک میّت حسینؑ!
تو نے عالم کو دکھا دی صبر کی قوّت حسینؑ!

سجدۂ آخر ترا معراجِ عبدیّت حسینؑ
بندگی کی آبرو، انسان کی عزّت حسینؑ

ذکر کیا اوروں کا جب جبرئیل کا سر جھک گیا
تو نے بخشی آدمی زادوں کو وہ عظمت حسینؑ

تو نے رکھی ہے شہادت پر بنائے لَا اِلٰہ
مٹ نہیں سکتی رسولِ پاک کی اُمّت حسینؑ

تو نے مر کر اِس طرح بدلا ہے مفہومِ حیات
زندگی اب موت کو کہنے لگی نعمت حسینؑ

Presented by www.ziaraat.com

تو ہی ہے تفسیرِ قرآں، تو ہی تفسیرِ حدیث
ہر عمل قرآن ہے، ہر بات ہے آیت حسینؑ

خضرؑ کیا الیاسؑ بھی کرتے ہیں مرنے کی دُعا
موت کو بخشی ہے تو نے آج وہ لذّت حسینؑ

بیکسی اب کیا کرے مجبوریٔ انساں کی بات
دیکھ کر کربِ وبلا میں آپؑ کی ہمّت حسینؑ

اکبرؑ و عبّاسؑ و قاسمؑ تجھ کو پیارے تھے ضرور
اُن سے بڑھ کر تجھ کو پیاری تھی مگر اُمّت حسینؑ

انقلاب آیا تو ہے لیکن یہ کیسا انقلاب
لُٹ گئی اک دم رسولِ پاکؐ کی دولت حسینؑ

کون تھا دیتا جو ھَل مِن نَاصِرٍ سُنکر جواب
اِس لیے بے شِیر کو کرنی پڑی نُصرت حسینؑ!

آپؑ کی چشمِ کرم کا اِک بھکاری ہے اَسِیر
اِس کو بھی مل جائے کچھ ایمان کی دولت حسینؑ!

Presented by www.ziaraat.com

انسانیت کے شاہکار

سرزمینِ کربلا کے حق شعاروں کو سلام
اُن شہیدوں کے تصدّق اُنکے پیاروں کو سلام

یہ فرشتوں کی تمنّا، یہ دلِ یزداں کے پیار
آدمی کے مُدّعا، انسانیت کے شاہکار

اِن کی ٹھوکر میں سِسکتا ہے یزیدوں کا غرور
اِن کی ٹکّر سے سیاست کی چٹانیں چُور چُور

جان دیدیتے ہیں یہ حق کی حمایت کے لیے
خون بہادیتے ہیں اپنا آدمیّت کے لیے

اپنے خوں کی آنچ سے فولاد پگھلاتے ہیں یہ
سایۂ شمشیر میں سجدے کو جُھک جاتے ہیں یہ

Presented by www.ziaraat.com

یہ تو وہ ہیں زندگانی کو اَبد کا ساز دیں
موت کو اپنی شہادت کے لیے آواز دیں

موت اِن کی بن گئی ظلمات میں احساسِ نُور
آدمی کو دے گئی عزّت سے مرنے کا شعور

حوصلہ جینے کا ملتا ہے اِنھیں کی ذات سے
موت خوش آیند ہو جاتی ہے اِنکی بات سے

بے بسوں کو سایۂ دامن میں دیتے ہیں اَماں
ہاتھ میں مجبور کے دیتے ہیں شمشیر و سناں

ہر زماں میں اِن کا چرچا ہر مکاں میں اِن کی بات
نام لیں ان کا تو ٹوٹیں باطلوں کے سومنات

راہِ حق میں بے خطر چلتے ہیں نوکِ خار پر
شوق سے رکھ دیتے ہیں بڑھ کر گلا تلوار پر

سرنگوں ہیں ان کی خدمت میں جہاں بانوں کے تاج
عرشِ اعظم سے فرشتے لے کے آتے ہیں خراج

Presented by www.ziaraat.com

فاطمہ زہراؑ کے آنسو، حیدرِ صفدر کا پیار
قلبِ احمدؐ کی دعا، خوشنودیٔ پروردگار

تاجدارِ کربلا کے جاں نثاروں کو سلام
خون میں ڈوبے ہوئے ان چاند تاروں کو سلام

اے مرے پیاسے ترے خوں کی روانی کو سلام
میرے شہزادے تری کڑیل جوانی کو سلام

مامتا فریاد جب کرتی تھی اشکِ گرم سے
موت کے ماتھے پہ آتا تھا پسینہ شرم سے

لوح کے ماتھے پہ لرزاں ہے خطِ تحریر بھی
پھیر کے منہ بے تحاشا روئی ہے تقدیر بھی

اے مرے اک شب کے بیاہے قاسمِ گلگوں قبا
کربلا سے آج بھی آتی ہے دولہن کی صدا

تیرے ماتھے کے تصدق، تیرے چہرے کو سلام
خون کے قطروں سے بننے والے سہرے کو سلام

Presented by www.ziaraat.com

مل گئی شامِ عروسی کو شفق رُخسار سے
خون کا غازہ مَلا ہے موت نے کس پیار سے

گھُٹ گئیں جو دل میں کبریٰ کے اُن آہوں کو سلام
دخترِ شبّیرؑ کی ویراں نگاہوں کو سلام

بازوئے عبّاسؑ کے زورِ جوانی کو سلام
مشک سے بہتے ہوئے نایاب پانی کو سلام

دیکھتی ہے بے بسی سے سوئے ساحل بار بار
اک بھتیجی کو ابھی تک ہے چچا کا انتظار

میرے ننھّے شاہزادے! تیری جُرأت کو سلام
خشک ہونٹوں کے تصدّق خوں کی حُرمت کو سلام

آج بھی اکثر سُنائی دیتی ہیں کچھ لوریاں
اور فضا میں گونجتی ہیں ایک ماں کی ہچکیاں

اب بھی راہِ شام میں ہیں پائے عابدؑ کے نشاں
ہے زبانِ خار پر اب بھی سفر کی داستاں

Presented by www.ziaraat.com

اے مرے بیمار! تیری ساربانی کو سلام
اک لٹے سے کارواں کی پاسبانی کو سلام

خاک اُڑاتا ہے اسیر اب بھی غبارِ راہِ شام
بے کسی کرتی ہے اب بھی بنتِ زہراؑ کو سلام

Presented by www.ziaraat.com

یہ آخری اذاں ہے

ہمشکلِ مصطفیٰؐ کی یہ آخری اذاں ہے
ہر ذرّہ کربلا کا انگشت بر دہاں ہے
آواز پر نبیؐ کی آواز کا گماں ہے
اب پھر نہ سن سکو گے یہ آخری اذاں ہے
ہمشکلِ مصطفیٰؐ کی یہ آخری اذاں ہے

لاکھوں نماز صدقے اُس چاند سی جبیں پر
سجدے میں جو جھکی ہے جلتی ہوئی زمیں پر
فاقہ ہے تین دن کا ہمت مگر جواں ہے
اب پھر نہ سن سکو گے یہ آخری اذاں ہے
ہمشکلِ مصطفیٰؐ کی یہ آخری اذاں ہے

Presented by www.ziaraat.com

رستے رُکے ہوئے ہیں پہرہ لگا ہوا ہے
شبیرؑ کا سفینہ طوفاں میں آگیا ہے
راہِ خدا میں لیکن ہر دم رواں دواں ہے

اب پھر نہ سُن سکو گے یہ آخری اذاں ہے
ہمشکلِ مصطفےٰؐ کی یہ آخری اذاں ہے

طوفان بن رہی ہے جذبات کی خموشی
انگڑائی لے رہا ہے اک ذوقِ سرفروشی
اے ذوقِ سرفروشی ! یہ وقتِ امتحاں ہے

اب پھر نہ سُن سکو گے یہ آخری اذاں ہے
ہمشکلِ مصطفےٰؐ کی یہ آخری اذاں ہے

سُن کر صدائے اکبرؑ اصغرؑ کو وجد آیا
تکبیر کی صدا پر معصوم مُسکرایا
ایسا کوئی مجاہد تاریخ میں کہاں ہے

اب پھر نہ سُن سکو گے یہ آخری اذاں ہے
ہمشکلِ مصطفےٰؐ کی یہ آخری اذاں ہے

Presented by www.ziaraat.com

اس آخری اذاں سے ہلچل مچی ہوئی ہے
اک ماں جگر کو تھامے در پر کھڑی ہوئی ہے
سوکھے ہوئے لبوں پر نادِ علی رواں ہے
اب پھر نہ سُن سکو گے یہ آخری اذاں ہے
ہمشکلِ مصطفیٰؐ کی یہ آخری اذاں ہے

ہر دم یہی تصوّر دولھا بنا ہے اکبرؑ
شادی رچی ہوئی ہے سہرا سجا ہے سر پر
سمجھائے کون ماں کو بے رحم آسماں ہے
اب پھر نہ سُن سکو گے یہ آخری اذاں ہے
ہمشکلِ مصطفیٰؐ کی یہ آخری اذاں ہے

سمجھا رہی ہیں زینبؑ ماں کو سنبھل سنبھل کے
گھبرا رہی ہیں لیلےٰ پہلو بدل بدل کے
حالات ہی ہیں ایسے قابو میں دل کہاں ہے
اب پھر نہ سُن سکو گے یہ آخری اذاں ہے
ہمشکلِ مصطفیٰؐ کی یہ آخری اذاں ہے

Presented by www.ziaraat.com

خیبر میں، ذوالعشر میں، صفین میں اُحد میں
ایسے نہ تھے نمازی تیر و سناں کی زد میں
جن پر اسیر ابتک قرآں بھی مدح خواں ہے
اب پھر نہ سن سکوگے یہ آخری اذاں ہے
ہمشکلِ مصطفٰےؐ کی یہ آخری اذاں ہے

Presented by www.ziaraat.com

غمِ کرب و بلا نہ پوچھ

اے میرے ہمنوا! غمِ کرب و بلا نہ پوچھ
اک دوپہر میں لٹ گئے آلِ عبا نہ پوچھ

تجھ سے کروں میں اکبرِ گُل پیرہن کی بات
یا ایک شب کی بیاہی ہوئی اک دُلہن کی بات
بھائی کی بات چاہنے والی بہن کی بات
یہ سانحہ عظیم برائے خدا نہ پوچھ
اے میرے ہمنوا غمِ کرب و بلا نہ پوچھ

Presented by www.ziaraat.com

اِس کربلا میں عظمتِ خیبر اور لُٹی
عترت لُٹی کہ روحِ کلامِ خدا لُٹی
زیور چھنے، خیام جلے، اور رِدا لُٹی
ہر ظلم کی یہاں پہ ہوئی انتہا نہ پوچھ
اے میرے ہمنوا غمِ کرب و بلا نہ پوچھ

یہ کربلا ہے آلِ محمدؐ کی کائنات
ٹوٹے اِسی زمیں پہ حکومت کے سومنات
آلِ نبیؐ کے خوں سے ملی قوم کو حیات
شبیرؑ نے دکھایا ہے کیا معجزہ نہ پوچھ
اے میرے ہمنوا غمِ کرب و بلا نہ پوچھ

مجبوریٔ حرم کی کہانی مَیں کیا کہوں
غنچہ لبوں کی تشنہ دہانی میں کیا کہوں
مہنگا ہوا تھا خون سے پانی میں کیا کہوں
انسان کی یہ فطرتِ جَور و جفا نہ پوچھ
اے میرے ہمنوا غمِ کرب و بلا نہ پوچھ

Presented by www.ziaraat.com

اب تک ہے کربلا میں وہی حشر کا سماں
ہر ذرّہ کہہ رہا ہے تباہی کی داستاں
اور گونجتی ہے اکبرؑ معصوم کی اذاں
اسرارِ کائنات کا یہ ماجرا نہ پوچھ
اے میرے ہمنوا غمِ کرب وبلا نہ پوچھ

عابدؑ کے پائے حق میں پڑیں بیڑیاں یہیں
زینبؑ کے بازوؤں پہ بندھی ریسماں یہیں
بیمار کو بنایا گیا ساربان یہیں
کیسے چلا ہے راہ میں یہ قافلہ نہ پوچھ
اے میرے ہمنوا غمِ کرب وبلا نہ پوچھ

اِن شامیوں سے پھر بھی شریعت نہ مٹ سکی
قرآن زندہ رہ گیا، آیت نہ مٹ سکی
کوشش بہت ہوئی پہ امامت نہ مٹ سکی
تھا کسقدر حسینؑ پہ فضلِ خدا نہ پوچھ
اے میرے ہمنوا غمِ کرب وبلا نہ پوچھ

Presented by www.ziaraat.com

برچھی جگر پہ کھا کے جو کڑیل جواں گرا
اہلِ حرم پہ جیسے کہ کوہِ گراں گرا
شبیرؑ کیا شہید ہوئے آسماں گرا
اُن کا اسیر ٹوٹ گیا آسرا نہ پوچھ
اے میرے ہمنوا، غمِ کرب و بلا نہ پوچھ

Presented by www.ziaraat.com

بے گھر بنا کے لُوٹا

خیمہ جلا کے لُوٹا، بے گھر بنا کے لُوٹا
ناموسِ مصطفےٰ کو جنگل میں لا کے لُوٹا

ڈوبا کئے لہو میں آنکھوں کے آگے پیارے
مرتے رہے چہیتے، لُوٹا کیے سہارے
چُن چُن کے شامیوں نے کڑیل جوان مارے
شبیرؑ کے حرم کو بے بس بنا کے لُوٹا
خیمہ جلا کے لُوٹا، بے گھر بنا کے لُوٹا

Presented by www.ziaraat.com

آفت یہ کیسی آئی اہلِ حرم کے سر پر
اک دوپہر میں اُجڑا کیسا بسا ہوا گھر
کوئی نہیں جو سر پر زینبؑ کے ڈالے چادر
زہراؑ کی بیٹیوں کا پردہ جلا کے لُوٹا
خیمہ جلا کے لُوٹا، بے گھر بنا کے لُوٹا

بے چارگیِ زینبؑ حائل اگر نہ ہوتی
شیرِ خدا کی بیٹی پھر ننگے سر نہ ہوتی
سہمی ہوئی سکینہ یوں خوں میں تر نہ ہوتی
جب شمرؔ نے طمانچے مُنہ پر لگا کے لُوٹا
خیمہ جلا کے لُوٹا، بے گھر بنا کے لُوٹا

Presented by www.ziaraat.com

دربارِ شام میں وہ نمرود کی خدائی
نفرت جو تھی نبیؐ سے آخر وہ رنگ لائی
فطرت میں کوفیوں کے تھی چونکہ بے وفائی
آلِ نبیؐ کو آخر مہماں بنا کے لُوٹا
خیمہ جلا کے لُوٹا، بے گھر بنا کے لُوٹا

ماتم اسیرؔ! کر لے پیاسوں کی تشنگی پر
معصوم کے دلوں سے چھینی ہوئی خوشی پر
ان شاہزادیوں کے انجامِ بے بسی پر
بعدِ حسینؑ جن کو دُرّے لگا کے لُوٹا
خیمہ جلا کے لوٹا، بے گھر بنا کے لُوٹا

Presented by www.ziaraat.com

آؤ اصغر رات ہوئی اب

کرب و بلا میں بولی مادر، آؤ اصغر رات ہوئی اب
اوڑھی شام نے کالی چادر، آؤ اصغر رات ہوئی اب

تم بن گھر ہے سُونا سُونا، تم بن دنیا ہے سُنسان
تم بن دل میں سنّاٹا ہے، جیسے محل کوئی ویران
لگتی ہے اک چوٹ سی دل پر
آؤ اصغر رات ہوئی اب

ملنے کی اب آس نہیں ہے، ایسے بچھڑے ہو تم ماں سے
بانو تم کو پائے کہاں سے، بانو تم کو لائے کہاں سے
ڈھونڈھ چکی ہے تم کو دَر دَر
آؤ اصغر رات ہوئی اب

Presented by www.ziaraat.com

ناحق ہم سے روٹھ گئے ہو، ناحق ہم کو چھوڑ گئے تم
پیار کا بندھن خون کا رشتہ، سارے ناتے توڑ گئے تم
واپس آؤ صدقے مادر
آؤ اصغر رات ہوئی اب
ماں کی گود نہ ماں کا سینہ تنہا کیسے سوؤ گے تم
کروٹ کروٹ چونک اٹھو گے، ڈھونڈو گے اور روؤ گے تم
گھبراؤ گے قبر کے اندر
آؤ اصغر رات ہوئی اب
آنسو آنسو شعلے نکلے، بھڑکے قطرہ قطرہ آگ
اُجڑی گود ہے جیسے شعلے، اُجڑی مانگ ہے، جیسے ناگ
قدم قدم ہے بانو مضطر
آؤ اصغر رات ہوئی اب

Presented by www.ziaraat.com

پیاسے ہو تو اپنی ماں سے، پانی مانگو خشک زباں سے
گر نہ ملے گا اُس دُکھیا کو، اک قطرہ بھی آبِ رواں سے
بھر کے دیگی اشک کا ساغر
آؤ اصغر رات ہوئی اب

صبر ہے غم کا مرہم لیکن، آتے ہی آتے آتا ہے
انساں کا دل آخر تسکیں، پاتے ہی پاتے پاتا ہے
کچھ بھی نہیں ہے تم سے بڑھ کر
آؤ اصغر رات ہوئی اب

زینبؑ کو ہے بیٹوں کا غم، قاسمؑ کا غم اکبرؑ کا غم
اپنوں کا غم غیروں کا غم، سب سے بڑھ کر سرور کا غم
ایک ہے دل اور داغ بہتّر
آؤ اصغر رات ہوئی اب

لُوٹ رہے ہیں ہم کو شامی، لُوٹ رہی ہے سب کی آس
آؤ جلدی آؤ اکبرؑ، آؤ بچاؤ اے عباسؑ
تم بھی آؤ صدقے مادر
آؤ اصغر رات ہوئی اب

حُر کی بیوی پانی لائی، لے کے سکینہ جام چلی
پہلے پیاس بُجھانے تیری، بچّی تشنہ کام چلی
اُٹھّو پی لو پانی اُٹھ کر
آؤ اصغر رات ہوئی اب

کرب وبلا کی جانب سے جب اُٹھ کے ہوائیں آتی ہیں
کانوں میں اسیرؔ اک بی بی کی پُر درد صدائیں آتی ہیں
کیسے جیوں گی تم سے بچھڑ کر
آؤ اصغر رات ہوئی اب

Presented by www.ziaraat.com

اُٹھو سلام کرو

کہاں ہو اے علی اکبرؑ ! اُٹھو سلام کرو
کھڑی ہیں زینبؑ مضطر ! اُٹھو سلام کرو

ادب سے پیار سے جُھک کر اُٹھو سلام کرو
کھڑی ہیں دخترِ حیدرؑ اُٹھو سلام کرو
یہ ہیں بتولؑ کی ہمسر اُٹھو سلام کرو
اِنھیں کی چِھن گئی چادر، اُٹھو سلام کرو
کہاں ہو اے علی اکبرؑ ! اُٹھو سلام کرو

Presented by www.ziaraat.com

تمہیں نہیں تو مزہ بھی نہیں ہے جینے میں
اُٹھو اُٹھو کہ شرابور ہو پسینے میں
کہاں لگی ہے وہ برچھی تمہارے سینے میں
ذرا دکھاؤ تو آ کر ، اُٹھو سلام کرو
کہاں ہو اے علی اکبرؑ ، اُٹھو سلام کرو

وہ بے زبان مجاہد وہ چھ مہینے کی جاں
تمہارا ننّھا سا بھائی وہ اصغرِ ناداں
ملے تو کہنا کہ بے چین ہے تمہاری ماں
تمہاری یاد میں اصغرؑ ، اُٹھو سلام کرو
کہاں ہو اے علی اکبرؑ ، اُٹھو سلام کرو

Presented by www.ziaraat.com

سُنا دو عونؑ و محمدؑ کی کچھ خبر ماں کو
ذرا قرار تو آجائے اس پریشاں کو
دبائے بیٹھی ہیں سینے میں اپنے ارماں کو
بنی ہیں صبر کی پیکر، اُٹھو سلام کرو
کہاں ہو اے علی اکبرؑ! اُٹھو سلام کرو

ہیں یادگارِ شہیدانِ کربلا زینبؑ
قدم قدم پہ اسیروں کی رہنما زینبؑ
حسینیت ہے سفینہ تو ناخدا زینبؑ
یہ ہیں محافظِ لشکر، اُٹھو سلام کرو
کہاں ہو اے علی اکبرؑ! اُٹھو سلام کرو

Presented by www.ziaraat.com

اِنھیں سے یاس کی راتوں میں کچھ اُجالا ہے
اِنھیں نے ڈوبتے اسلام کو سنبھالا ہے
یزیدیت کو سرِ راہ روند ڈالا ہے
حسینیت کی ہیں رہبر، اُٹھو سلام کرو
کہاں ہو اے علی اکبرؑ! اُٹھو سلام کرو

اِنھیں نے کلمۂ طیّب کو تازگی دی ہے
خدا کے دین کو کوفے میں زندگی دی ہے
غُرورِ سطوتِ شاہی کو بے لبی دی ہے
کیا ہے کارِ پیمبرؐ اُٹھو سلام کرو
کہاں ہو اے علی اکبرؑ! اُٹھو سلام کرو

Presented by www.ziaraat.com

اندھیری رات میں زینبؑ کا دَم نَویدِ سحر
اندھیری راہ میں زینبؑ ہی روشنی کا سفر
انھیں کے دَم سے بنی ہے شکست عینِ ظفر
یہی ہیں ثانیٔ حیدرؑ، اُٹھو سلام کرو
کہاں ہو اے علی اکبرؑ! اُٹھو سلام کرو

متاعِ زیست کو لُٹتے نہ دیکھتیں زینبؑ
کفن بغیر نہ پیاروں کو چھوڑتیں زینبؑ
خدا گواہ ہے مجبور ہو گئیں زینبؑ
بکھری ہیں شام میں دَر دَر اُٹھو سلام کرو
کہاں ہو اے علی اکبرؑ! اُٹھو سلام کرو

Presented by www.ziaraat.com

یہ اہلِ بیت ہیں ایماں اِنھیں کی اُلفت ہے
خدا کا حکم، رسولِ خدا کی سنّت ہے
اَسیرؔ دونوں جہاں کے لئے یہ نعمت ہے
اِنھیں کا ذکر ہو لب پر، اُٹھو سلام کرو
کہاں ہو اے علی اکبرؑ! اُٹھو سلام کرو

Presented by www.ziaraat.com

اِسلام نہ بھولے گا

اسلام نہ بھولے گا زینبؑ ، ترے احساں کو
بیدار کیا تُو نے ہر دَور کے انساں کو

مظلوم کو بخشا ہے تسکین کا سرمایہ
حالات سے ٹکرانا مجبور کو سِکھلایا
قرآں پہ عمل کرکے، قرآن کو سمجھایا
افلاک سے اونچا ہے عظمت کا تری پایہ

پستی سے بلندی پر پہنچا دیا انساں کو
اسلام نہ بھولے گا زینبؑ، ترے احساں کو

Presented by www.ziaraat.com

تُو نے ہمیں بتلایا کردار ہی سنّت ہے
حق بات کو حق کہنا کردار کی عظمت ہے
کردار کی عظمت ہی ایمان کی دولت ہے
ایمان کی دولت ہی سامانِ شہادت ہے
ملتی ہے شہادت سے معراج مسلماں کو
اسلام نہ بھولے گا زینبؑ ترے احساں کو

یہ بیکسیٔ انساں، یہ بے سروسامانی
اک روز جھکاتی ہے شاہوں کی بھی پیشانی
ماتھے پہ جو بل آئے تھرّاتی ہے سلطانی
بن جاتی ہے اک طوفاں آنسو کی فراوانی
پھر کون بھلا روکے بڑھتے ہوئے طوفاں کو
اسلام نہ بھولے گا، زینبؑ ترے احساں کو

Presented by www.ziaraat.com

زینبؑ کے تصوّر میں اک رات کا دولھا ہے
عبّاسؑ کے بازو ہیں، دریا کا کنارا ہے
اکبرؑ کی جوانی ہے، اصغرؑ کا ہمکنا ہے
سہمے ہوئے بچّے ہیں، جلتا ہوا خیمہ ہے
سینے میں دبائے ہیں اک درد کے طوفاں کو
اسلام نہ بھولے گا، زینبؑ ترے احساں کو

جب فوجِ یزیدی نے شبّیرؑ کو مارا تھا
بکھرا ہوا ریتی پر قرآن کا پارا تھا
اور بالی سکینہؑ نے بابا کو پکارا تھا
زینبؑ ہی کا ایسے میں بس ایک سہارا تھا
زینبؑ ہی سے کچھ ڈھارس تھی شامِ غریباں کو
اسلام نہ بھولے گا، زینبؑ ترے احساں کو

Presented by www.ziaraat.com

وہ شامِ غریباں کی صحرا سے ہم آغوشی
احساس کا وہ طوفاں، زینبؑ کی وہ خاموشی
رونا وہ سکینہؑ کا، سجّادؑ کی بے ہوشی
سہمے ہوئے بچوں کی، رہ رہ کے وہ سرگوشی
رہ رہ کے پکڑتے تھے زینبؑ ہی کے داماں کو
اسلام نہ بھولے گا زینبؑ ترے احساں کو

جب شام کے لشکر نے خیموں کو جلایا تھا
اور باپ کا سر لاکر بیٹی کو دکھایا تھا
جب آلِ محمدؐ کو کوفے میں پھرایا تھا
ایسے میں کہ جب حامی اپنا نہ پرایا تھا
زینبؑ ہی سے ہمّت تھی اُن بے سروساماں کو
اسلام نہ بھولے گا زینبؑ ترے احساں کو

Presented by www.ziaraat.com

تقریر سے زینبؑ نے ہلچل سی مچادی تھی
دربارِ یزیدی کی بنیاد ہلادی تھی
بجھتے ہوئے شعلوں کو لفظوں سے ہوا دی تھی
تحریکِ حسینی کی لَو اور بڑھادی تھی
کانٹوں سے بچایا تھا اسلام کے داماں کو
اسلام نہ بھولے گا زینبؑ ترے احساں کو

آؤ کہ اسیر اب ہم تازہ کریں پھر وہ غم
جس غم میں محمدؐ کی آنکھیں بھی ہوئیں پُرنم
جس غم نے سنبھالا ہے اسلام کا یہ پرچم
جس غم کی بدولت ہیں یہ دونوں جہاں قائم
جس غم سے ملی عظمت ہم ایسے مسلماں کو
اسلام نہ بھولے گا زینبؑ ترے احساں کو

Presented by www.ziaraat.com

مدینے کی وادیاں

آواز دے رہی ہیں' مدینے کی وادیاں
آؤ حسینؑ تم کو پکاریں کہاں کہاں

آؤ کہ لُٹ رہا ہے شریعت کا کارواں
آؤ کہ مٹ رہی ہے محمدؐ کی داستاں

نیّت کے ساتھ ساتھ بھٹکنے لگی اذاں
آواز دے رہی ہیں مدینے کی وادیاں

اب نقشِ مصطفٰےؐ کو مٹانے لگے ہیں لوگ
اور سنّتِ رسولؐ بھُلانے لگے ہیں لوگ

ایسے میں بس تمھیں ہو شریعت کے پاسباں
آواز دے رہی ہیں مدینے کی وادیاں

Presented by www.ziaraat.com

اب دل نہیں ہیں گرمیِ توحید کے امیں
سجدہ تو ہے یہ عصمتِ سجدہ کہیں نہیں
اب بندگی میں سوزِ دلِ مصطفےٰ کہاں
آواز دے رہی ہیں مدینے کی وادیاں

ایسے میں لوٹ آؤ سفر سے مرے حسینؑ
کرتا ہے یاد روضۂ سلطانِ مشرقین
سنسان ہو رہا ہے محمدؐ کا آستاں
آواز دے رہی ہیں مدینے کی وادیاں

ہم حسنِ مصطفےٰ کی نشانی تو دیکھ لیں
اکبرؑ کی ایک بار جوانی تو دیکھ لیں
اک بار سن لیں صوتِ محمدؐ میں پھر اذاں
آواز دے رہی ہیں مدینے کی وادیاں

Presented by www.ziaraat.com

دیدارِ مرتضےٰؑ کی نگاہوں میں پیاس ہے
آؤ حسینؑ آؤ مدینہ اُداس ہے

کب تک رہو گے کوفی و شامی کے میہماں
آواز دے رہی ہیں مدینے کی وادیاں

اصغرؑ کی بات' چار برس کی بہن کی بات
کرتی ہے دل سے اکبرؑ گل پیرہن کی بات
صُغراؑ کا پھر رہا ہے تصوّر کہاں کہاں
آواز دے رہی ہیں مدینے کی وادیاں

آتی ہے کربلا سے مدینے کو جو ہوا
لاتی ہے ساتھ عترتِ اطہار کی بُکا
زینبؑ کے دل کی آہ' سکینہ کی ہچکیاں
آواز دے رہی ہیں مدینے کی وادیاں

Presented by www.ziaraat.com

جس کارواں میں عرش کے تارے شریک تھے
قرآنِ مصطفیٰ کے سپارے شریک تھے

سنتے ہیں کربلا میں لٹا ہے وہ کارواں
آواز دے رہی ہیں مدینے کی وادیاں

کیا دشت میں شریعتِ خیرالورا لٹی
کیا راستے میں عظمتِ آلِ عبا لٹی

مجبوریٔ بشر کی سناؤ تو داستاں
آواز دے رہی ہیں مدینے کی وادیاں

کیسے جلے تھے عترتِ اطہار کے خیام
کیسے چلے تھے سیدِ سجادؑ تا بہ شام

زینبؑ کے بازوؤں پہ بندھی تھی رسن کہاں
آواز دے رہی ہیں مدینے کی وادیاں

Presented by www.ziaraat.com

جب لُٹ رہی تھی دشت میں سرکارِ مصطفیٰؐ
جب جل رہے تھے خیمۂ اطہارِ مصطفیٰؐ
اکبرؑ کہاں تھے قاسمؑ و عبّاسؑ تھے کہاں
آواز دے رہی ہیں مدینے کی وادیاں

کیا رُک گئی تھی نبضِ رگِ کائنات بھی
کیا خشک ہو گئی تھی زبانِ فرات بھی
سُوکھے لبوں پہ پھیری تھی اصغرؑ نے جب زباں
آواز دے رہی ہیں مدینے کی وادیاں

کہتا ہے جیسے کوئی کرلے چشمِ انتظار
واپس نہ ہوگا آلِ محمدؐ کا تاجدار
زینبؑ کے ساتھ اب نہ حسینؑ آئینگے یہاں
آواز دے رہی ہیں مدینے کی وادیاں

Presented by www.ziaraat.com

اِن وادیوں کو کون بتائے اسیرؔ اَب
مارے گئے حسینؑ ہوئے قتل سب کے سب

کرب و بلا میں لُٹ گیا زہرؑا کا گلستاں
آواز دے رہی ہیں مدینے کی وادیاں

Presented by www.ziaraat.com

بانو جانے والی ہے

آؤ رن سے لوٹ کے اصغرؑ ۔ بانو جانے والی ہے
آؤ کہ پردیس میں لٹ کر ۔ بانو جانے والی ہے

بڑھنے لگے اب شام کے سائے
رات ہوئی اور تم نہیں آئے
جلدی آؤ جلدی اصغرؑ ۔ بانو جانے والی ہے
سارے ناتے توڑ گئے ہو
ناحق ہم کو چھوڑ گئے ہو
واپس آؤ صدقے مادر ۔ بانو جانے والی ہے
جنگل بھی سنسان ہے پیارے
کوئی نہیں ہے پاس تمھارے
کیسے رہو گے تنہا اصغر ۔ بانو جانے والی ہے

Presented by www.ziaraat.com

بیٹا ! پانی دُور بہت ہے
دُکھیا ماں مجبور بہت ہے
چھوڑ کے تم کو پیاسا اصغرؑ ۔ بانو جانے والی ہے

پھٹتا ہے مجبور کا سینہ
تم بِن مشکل ہے اب جینا
آؤ اصغرؑ آؤ ہُمک کر ۔ بانو جانے والی ہے

آنسو آنسو چاند سی صورت
دھڑکن دھڑکن شانِ شہادت
دل میں یاد تمھاری لے کر ۔ بانو جانے والی ہے

مر گئے سرؑور چھوٹ گئے سرور
کوئی نہیں ہے وارث سر پر
کرب و بلا سے قیدی بن کر ۔ بانو جانے والی ہے

تم بِن دل سُنسان پڑا ہے
تم بِن گھر ویران پڑا ہے
سینے میں مایوسی لے کر ۔ بانو جانے والی ہے

Presented by www.ziaraat.com

تیری سکینہؑ چاہنے والی
چھن گئی جس کے کان کی بالی
اُس دُکھیا کو گود میں لے کر ۔ بانو جانے والی ہے

کیسی چادر کیسا پردہ
ڈھانپا ہے بالوں سے چہرہ
کوفہ و شام کی قیدی بنکر ۔ بانو جانے والی ہے

قید میں ہوں مجبور بہت ہوں
بے بس ہوں میں کیسے کفن دوں
چھوڑ کے لاشِ سبطِ پیمبرؐ ۔ بانو جانے والی ہے

سب کی گردن ایک رسن ہے
بھائی کا سر، اور بہن ہے
دیکھ امیرؔ، اب غم کا منظر ۔ بانو جانے والی ہے

Presented by www.ziaraat.com

عزاداری

خدا کا حکم اور قرآن کا پیغام دیتی ہے
شریعت کو تحفظ دیں کو استحکام دیتی ہے

عزاداری وظیفہ ہے وسیلہ ہے عبادت ہے
یہاں بھی کام دیتی ہے وہاں بھی کام دیتی ہے

Presented by www.ziaraat.com

بولو زباں سے بولو

بولو زباں سے بولو، بولو زباں سے بولو

اکبرؑ اٹھو زمیں سے شاہِ زماں سے بولو
برچھی کہاں لگی ہے کچھ تو زباں سے بولو
کانٹے ہیں گر زباں میں زخمِ سناں سے بولو
بولو زباں سے بولو، بولو زباں سے بولو
اصغرؑ کی مسکراہٹ دیتی ہے یہ گواہی
لڑتے ہیں بے سپر ہی اللہ کے سپاہی
یہ حرملہ سے کہدو، اس کی کماں سے بولو
بولو زباں سے بولو، بولو زباں سے بولو

Presented by www.ziaraat.com

جس کی نظر میں سب کچھ اللہ کی رضا ہو
بیٹے کی موت پر جو سجدہ میں جھک گیا ہو
دنیا مثال ایسی لائے کہاں سے بولو
بولو زباں سے بولو، بولو زباں سے بولو

جلتی ہوئی زمیں پر اک نہر کے کنارے
بکھرے پڑے ہوئے ہیں زہرا کے چاند تارے
منظر زمیں کا دیکھے یہ کہکشاں سے بولو
بولو زباں سے بولو، بولو زباں سے بولو

دھارے میں وقت کے جب بہہ جائیگا یہ پانی
تشنہ لبوں کی پھر بھی رہ جائے گی کہانی
یہ علقمہ سے کہدو، آبِ رواں سے بولو
بولو زباں سے بولو، بولو زباں سے بولو

Presented by www.ziaraat.com

محبوبِ کبریا کے پیاروں کا خوں ملا ہے
اس خاک میں بہتّر یاروں کا خوں ملا ہے
جُھک جائے اِس زمیں پر اب آسماں سے بولو
بولو زباں سے بولو، بولو زباں سے بولو

نامِ حسینؑ ہوگا رنجور کا سہارا
ہر دَور میں بنے گا مجبور کا سہارا
مظلومیت کی حامل ہر داستاں سے بولو
بولو زباں سے بولو، بولو زباں سے بولو

پرچم حسینیت کا اونچا رہے ہمیشہ
نادِ علیؑ کا اُس پر سایہ رہے ہمیشہ
محبوبِ کبریا سے رَبِّ جہاں سے بولو
بولو زباں سے بولو، بولو زباں سے بولو

Presented by www.ziaraat.com

کیسی تڑپ تھی شامل شبیرؑ کی صدا میں
لبیک کہہ کے اُٹھیں لاشیں بھی کربلا میں

اصغرؑ ہُمک رہے ہیں شاہِ زماں سے بولو
بولو زباں سے بولو، بولو زباں سے بولو

لُٹتی ہیں بارگاہیں، ٹوٹے ہیں سب سہارے
زینبؑ برائے نصرت لوگو گئے پکارے

عباسؑ کو صدا دو کڑیل جواں سے بولو
بولو زباں سے بولو، بولو زباں سے بولو

سر پر اسیر اپنے ہے مصطفٰےؐ کا سایہ
نادِ علیؑ کا دامن، دستِ خدا کا سایہ

ہم ہیں غلام حیدرؑ سارے جہاں سے بولو
بولو زباں سے بولو، بولو زباں سے بولو

Presented by www.ziaraat.com

اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر

آوازِ حق تھی پیاسوں کے لب پہ
اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر
منزل کٹھن تھی راہِ خدا کی
طاقت مگر تھی صبر و رضا کی
ہر ہر قدم پہ کہتے تھے سرورؑ
اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر

اُمت کے آگے بیٹا نہ دیکھا
بھائی نہ دیکھا کنبہ نہ دیکھا
دیکھی نہ شہ نے زینبؑ کی چادر
اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر

Presented by www.ziaraat.com

پیاسوں نے بہتا دریا نہ دیکھا
اصغرؑ نے مڑ کر جھولا نہ دیکھا
دل میں خدا تھا نظروں میں کوثر
اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر

نامِ خدا اے احمدِ ثانی
اَللّٰہ رکھّے تیری جوانی
نکھری ہے رنگت خوں میں نہا کر
اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر

بدلا ہوا تھا سارا زمانہ
تیرِ ستم کا دل تھا نشانہ
تنہا تھے مولا لاکھوں کا لشکر
اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر

Presented by www.ziaraat.com

تھرّا کے اٹھّیں دریا کی موجیں
گھبرا کے بھاگیں ہر سمت فوجیں
عبّاسؑ آئے یا آئے حیدرؑ
اَللہُ اَکبَر اَللہُ اَکبَر

بخشش کی ساری راہیں دکھادیں
مرضیِ رب پر جانیں لُٹادیں
کیا کہنا ترا جانِ پیمبرؐ
اَللہُ اَکبَر اَللہُ اَکبَر

ایک طرف تھی حشمت و دولت
ایک طرف تھی حُرمتِ بیعت
جاہ و حشم کو ماردی ٹھوکر
اَللہُ اَکبَر اَللہُ اَکبَر

Presented by www.ziaraat.com

چھائی ہوئی تھی گہری اُداسی
فوجِ حسینی تھی بھوکی پیاسی
جُز شکر اُن کے کچھ تھا نہ لب پر
اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر

بے پردہ زینبؑ خیمے سے نکلیں
لبّیک کہہ کر لاشیں بھی اُٹھیں
شہ کی صدائے آخر کو سُن کر
اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر

شہ نے اسیرا اعجاز دکھایا
بے جاں لبوں سے قرآں سُنایا
انسانیت کی معراج پا کر
اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر

Presented by www.ziaraat.com

داخلہ در مدینہ

ہے رواں سوئے مدینہ کاروانِ کربلا
عازمِ سوئے وطن ہیں بیکسانِ کربلا
آنسوؤں میں ہے چھپی شرحِ بیانِ کربلا
بے کسی خود کہہ رہی ہے داستانِ کربلا
کربلا میں لُٹ گیا ہے کاروانِ کربلا

اک بہن ہے بھائی کے غم میں ملول و سوگوار
ایک ماں کڑیل جواں کی یاد میں ہے بیقرار
ایک ماں ننھے سے بچے کے لیے سینہ فگار
ساتھ بیواؤں کے آنسو اور یتیموں کی پُکار
کربلا میں لُٹ گیا ہے کاروانِ کربلا

Presented by www.ziaraat.com

چاند سے ماتھوں پہ گردِ راہ لہرائی ہوئی
دھوپ میں جیسے کلی لگتی ہے کمھلائی ہوئی
ہونٹ ہیں سوکھے ہوئے رنگت ہے سنولائی ہوئی
پھول سے بچوں پہ بھی ہے بیکسی چھائی ہوئی
کربلا میں لُٹ گیا ہے کاروانِ کربلا

اک جواں نے ہاتھ میں پکڑی ہے اونٹوں کی مہار
آبلوں سے پاؤں زخمی ہیں تو ہیں تلوے فگار
ہر قدم پر لڑکھڑا کر گر رہا ہے بار بار
یہ سماں دیکھا نہیں جاتا مرے پروردگار
کربلا میں لُٹ گیا ہے کاروانِ کربلا

بے لبسی ہے اور آلِ فاتحِ بدر و حُنین
چھن گئی ہے اِنکی پونجی لُٹ گیا ہے اِن کا چین
اک طرف بانو کا نوحہ اک طرف زینبؑ کا بین
ہر قدم پہ کہتی ہیں سر پیٹ کر ہائے حسینؑ
کربلا میں لُٹ گیا ہے کاروانِ کربلا

Presented by www.ziaraat.com

کوئی بی بی کرتی ہے ہمشکلِ پیغمبر کی بات
کوئی کرتی ہے سناں اور سینۂ اکبرؑ کی بات
رو کے کرتی ہے کوئی چھ ماہ کے پیکر کی بات
حُرملہؑ کے تیر کی خونِ علی اصغرؑ کی بات
کربلا میں لُٹ گیا ہے کاروانِ کربلا

راہ میں آنکھیں بچھاتے ہیں مدینے کے مکیں
نقشِ پا پر جھک کے رکھتے جاتے ہیں اپنی جبیں
چومتی ہے پاؤں کو بڑھ بڑھ کے یثرب کی زمیں
قبر میں کروٹ بدلتے ہیں رسولِؐ مُرسلیں
کربلا میں لُٹ گیا ہے کاروانِ کربلا

سبز گُنبد کی طرف منہ کر کے زینبؑ نے کہا
اے مرے نانا خدائے لَم یَزَل کا واسطہ
بولیئے کیسے وہ منظر آپؐ سے دیکھا گیا
جبکہ چھینی جا رہی تھی سر سے زینبؑ کی ردا
کربلا میں لُٹ گیا ہے کاروانِ کربلا

Presented by www.ziaraat.com

تھے کہاں جب لُٹ رہا تھا فاطمہ زہرا کا گھر
تھے کہاں جب کٹ رہا تھا سیدِ بیکس کا سر
تھے کہاں جب لاشۂ سرور پڑا تھا خاک پر
تھے کہاں جب پھر رہی تھی آلِ احمد در بدر
کربلا میں لُٹ گیا ہے کاروانِ کربلا

میں تمھیں نانا دکھاؤں کیسے اپنے دل کے داغ
اب قیامت تک نہیں میرے لیے غم سے فراغ
لُٹ گیا اک دوپہر میں فاطمہ زہرا کا باغ
بُجھ گیا کرب و بلا میں آلِ احمد کا چراغ
کربلا میں لُٹ گیا ہے کاروانِ کربلا

Presented by www.ziaraat.com

آوازِ حسین علیہ السّلام

کربلا کیا، زندہ تصویرِ تگ و تازِ حسینؑ
کربلا کیا، اک فقط ادنیٰ سا اعجازِ حسینؑ

حشر تک انساں رہے گا اور درسِ حریّت
حشر تک تاریخ دہرائے گی آوازِ حسینؑ

Presented by www.ziaraat.com

سوز

نرغے میں کافروں کے کوئی تشنہ کام ہے
دینِ محمدی کا سراپا پیام ہے
انسانیت کے چرخ کا ماہ تمام ہے
میداں میں مردِ حُر ہے حرم میں امام ہے
غُل ہے کہ فاطمہؑ کے گلستاں کا پھول ہے
فرزندِ بوتراب ہے جانِ رسولؐ ہے

سوز

گھونگریالے بالوں والے ننھّے راہی گھر کو آؤ
ماں کے دل کو کون سنبھالے ننھّے راہی گھر کو آؤ

سُونا سُونا جھولا اصغرؑ سُونی سُونی گود ہے ماں کی
شام ہوئی او بھولے بھالے ننھّے راہی گھر کو آؤ

Presented by www.ziaraat.com

سوز

برچھی جگر پہ اکبرِ عالی نے کھائی ہے
ماں سر برہنہ بلوۂ اعدا میں آئی ہے
تنہا حسینؑ ہیں نہ بھتیجا نہ بھائی ہے
پیری نے خود جوان کی میت اُٹھائی ہے
دیکھو یہ حوصلے ہیں شہِ مشرقین کے
جُز شکر کچھ زباں سے نہ نکلا حسینؑ کے

سوز

بن کے سقّائے سکینہؑ جو سدھارے عباسؑ
جھک کے بھائی نے کہا بھائی سے پیارے عباسؑ!
رُک نہ جانا کہیں دریا کے کنارے عباسؑ
ٹوٹ جائیں گے غریبوں کے سہارے عباس
صبح سے قہر ہے شبیروں کی جدائی بھائی
تم بھی مڑ مُڑ کے نہ دیکھو وہ ترائی بھائی

Presented by www.ziaraat.com

قطعات

○

ادنیٰ ہوں مگر بات بھلی کرتا ہوں
تقلیدِ پیمبرؐ و ولی کرتا ہوں

جبرئیلؑ بھی لیں میری زباں کے بوسے
میں مدحِ حسینؑ ابنِ علیؑ کرتا ہوں

○

دوستو! ندرتِ تدبیر کہاں سے لاؤں
حُسنِ کردار کی تاثیر کہاں سے لاؤں

ہر قدم پر تو زمانے نے بنائے ہیں یزیدؔ
کوئی بتلاؤ! کہ شبیرؑ کہاں سے لاؤں

Presented by www.ziaraat.com

○

اَللّٰہ کے حبیبؐ کا پیارا حسینؑ ہے
دُنیا کا آخرت کا سہارا حسینؑ ہے

کیا جانے بات کیا ہے ہمارے حسینؑ میں
ہر شخص کہہ رہا ہے ہمارا حسینؑ ہے

○

گر مشیّت کو کچھ سمجھنا ہے
پہلے سمجھو کہ کربلا کیا ہے
کربلا خود بتائے گی تم کو
حاصلِ مرضئِ خدا کیا ہے۔

○

میری تلاشِ زیست کا حاصل ہے کربلا
اِس بحرِ بے کنار کا ساحل ہے کربلا

اُس کاروانِ شوق کی عظمت نہ پوچھیے
جس کاروانِ شوق کی منزل ہے کربلا

Presented by www.ziaraat.com

○

کربلا والوں کے مقصد کو سبھی بھول گئے
چند آنسو تو بہے، تشنہ لبی بھول گئے
اہلِ ماتم کو فقط سینہ زنی یاد رہی
اور پیغامِ حسینؑ ابنِ علیؑ بھول گئے

○

قرآن لو نبیؐ سے، ایمان لو علیؑ سے
دل میں کرو اُجالا دونوں کی روشنی سے
اُٹھو کہ آرہی ہے آواز کربلا سے
عزت کی موت بہتر ذلت کی زندگی سے

○

عرش والے انھیں چُن لیتے تو اختر بنتے
دامنِ فاطمہ زہراؑ میں یہ گوہر بنتے
غمِ شبیرؑ میں اب تک جو بہے ہیں آنسو
ایک جا جمع جو ہوتے تو سمندر بنتے

Presented by www.ziaraat.com

جہاں جہاں کہ شہیدوں کا ذکر ہوتا ہے
جہاں جہاں کہ شہیدوں کا نام آتا ہے

وہاں اسیرؔ خدا کی رضا برستی ہے
وہاں حبیبِ خدا کا سلام آتا ہے

○

غمِ حسینؑ کے ان آنسوؤں کے تاروں سے
پُلِ صراط پہ اک اور پُل بنا دیں گے

قسم خدا کی انھیں آنسوؤں کے چھینٹوں سے
اسیرؔ! آتشِ دوزخ کو بھی بُجھا دیں گے

○

نہ سلسبیل نہ کوثر کی آرزو کرتے
نہ آبِ چشمۂ زمزم کی جستجو کرتے

غمِ حسینؑ کے آنسو جو اُن کو مل جاتے
فرشتے لے کے بڑے شوق سے وضو کرتے

Presented by www.ziaraat.com

ہمّت ہے جواں نعرۂ تکبیر کے دَم سے
ملتی ہے اَماں چادرِ تطہیر کے دَم سے

ہر دَور میں کام آتا رہا اُسوۂ شبّیرؑ
اسلام سلامت ہے تو شبّیرؑ کے دَم سے

○

جس نام سے ہمّت کو جوانی کا ہے احساس
بُجھ جاتی ہے جس نام کی لذّت سے مری پیاس

جس نام کی عظمت سے وفا پاتی ہے معراج
وہ نام تو عبّاسؑ ہے عبّاسؑ ہے عبّاسؑ

○

زینبؑ کی خطابت کا یہ انداز تو دیکھو
ماحول میں قرآں کا اثر گھول رہا ہے

معلوم یہ ہوتا ہے کہ لہجے میں علیؑ کے
معراج میں جیسے کہ خدا بول رہا ہے

Presented by www.ziaraat.com

نہیں جاتی ہے ہمدم دل کی ویرانی نہیں جاتی
کسی صورت سے زینبؑ کی پریشانی نہیں جاتی

پریشاں بال، آنکھوں میں نمی، چہرے پہ ویرانی
مدینے والوں سے صورت بھی پہچانی نہیں جاتی

Presented by www.ziaraat.com